115904-اگر پہلے شخص سے منگنی ختم کرو تو میں تم سے منگنی کرسکتا ہوں

سوال

مجھ سے چھوٹا بھائی اپنے چچا کی بیٹی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، لیکن اس لڑکی ایک دوسرے شخص کی منگنی ہو چکی ہے، لیکن اس نے سنت پر عمل کرتے ہوئے اس رغبت کی کسی دوسرے سے صراحت نہیں کی کیونکہ شریعت نے کسی کی منگنی پر منگنی کرنے سے منع کیا ہے.

لیکن میرے چچا کی بیٹی اور اس کے منگیتر اور سسرال والوں کے ساتھ بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو چکی ہیں واساسی اور بنیادی اور دینی امور میں ہیں، جس کی بنا پر کبھی بھی یہ شادی کامیاب نہیں ہو سکتی.

اس بنا پر میرے بھائی نے جرات کرتے ہوئے اپنے گھر والوں سے اپنی رغبت کا اظہار کیا کہ اگر اس کے چچا کی بیٹی اپنے منگیتر کو چھوڑ دے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے، اور چچا کی بیٹی کے بارہ میں بھی جواب ملا کہ وہ بھی اسے چاہتی اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے، لڑکی نے واضح طور پر اپنے والد سے یہ بات کہہ دی ہے.

اب میرا بھائی بغیر کوئی دخل دیے انتظار کر رہا ہے، اور یہ اعلان بھی نہیں کرتا کہ وہ اپنے منگیتر کو چھوڑے تاکہ وہ اس سے شادی کر سکے، وہ اس سلسلہ میں کثرت سے نماز بھی ادا کرتا اور دعا بھی کرتا ہے، میں یہ اطمنان کرنا چاہتی ہوں کہ آیا جو کچھ میرے بھائی نے کیا ہے کیا وہ صحیح ہے ؟

اور کیا اس کا اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کرنے کی دعا کرنا ممنوع ہے یا کہیں یہ زیادتی تو نہیں کہلائیگی ؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں
کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کو موجودگی میں اسی عورت سے منگنی کرے اور اسے
شادی کا پیغام دے، لیکن اگر وہ مسلمان اسے چھوڑ دے یا پھر اسے منگنی کی اجازت دے تو
پھر جائز ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک دوسرے کی بیع پر بیع کرنے سے منع فرمایا، اور نہ ہی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی
منگنی پر منگنی کرے، حتی کہ وہ پہلا منگیتر اسے چھوڑ دے یا وہ اسے اجازت دے دے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5142) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ احادیث اپنے بھائی کی منگنی پر
منگنی کرنے کی حرمت پر واضح دلیل ہیں، اور علماء کرام کا اس کی حرمت پر اجماع ہے ، کہ جب رشتہ طلب کرنے والے کے لیے صریحا ہاں کر دی گئی ہو اور اس کا رشتہ قبول کر لیا گیا ہو، اور نہ تو وہ اسے اجازت دے اور نہ ہی اسے چھوڑے تو رشتہ طلب کرنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (197/9
).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے
درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک شخص کی منگنی پر دوسرے شخص نے
رشتے کا پیغام دے دیا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

"الحمد للہ :

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

"کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ
وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے "

اس لیے آئمہ اربعہ وغیرہ اس کی حرمت
پر متفق ہیں.

صرف ان کا دوسرے شخص کے نکاح کے صحیح
ہونے میں تنازع پایا جاتا ہے ، اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

یہ نکاح باطل ہے، مثلا امام مالک کا
قول، اور امام احمد کی ایک روایت ہے.

دوسرا قول :

یہ نکاح صحیح ہے، یہ قول ابو حنیفہ
اور امام شافعی کا ہے اور امام احمد کی دوسری روایت ہے، اس بنا پر کہ حرام تو نکاح
سے پہلے منگنی تھی، اور جنہوں نے اسے باطل قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ چیز عقد
نکاح کو بالاولی باطل کرتی ہے.

اس میں علماء کا کوئی نزاع نہیں کہ
ایسا کرنے والا اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول کا نافرمان ہے، اور معصیت و گناہ
پر علم ہونے کے ساتھ اصرار کرنا انسان کے دین اور اس کے عادل ہونے اور مسلمانوں پر
ولایت کے معاملہ میں جرح کا باعث بنتا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (7/32).

اس لیے آپ کے بھائی کو اللہ سبحانہ و
تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے اور وہ صبر کرے، اور اگر وہ منگیتر میں
کوئی ایسا عیب اور خلل دیکھتا ہے جسے بطور نصیحت و خیر خواہی بیان کرنا ضروری ہو تو
سچی خیر خواہی کے ساتھ بیان کرے، لیکن وہ اس میں اس لڑکی سے شادی کی رغبت کا اظہار
مت کرے.

رہا یہ مسئلہ کہ اس نے رغبت ظاہر کی
ہے کہ اگر وہ اپنے پہلے منگیتر کو چھوڑ دے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے، تو یہ
بعینہ منگنی پر منگنی ہے، اور یہ حرام ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

اور پھر عورت کے ولی کے لیے بغیر کسی
شرعی سبب کے منگنی کو ختم کرنا حرام ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"عورت کے والد کے لیے حلال نہیں کہ
وہ پہلے ایک شخص کا اپنی بیٹی کے لیے رشتہ قبول کرلینے کے بعد دوسرے شخص کا رشتہ قبول کرے، لیکن اگر اس کا کوئی شرعی موجب ہو تو پھر ہوسکتا ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم
(43/10).

اگر آپ کا بھائی اس سے محبت کرتا اور
اس میں رغبت رکھتا ہے، جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے، تو پھر اس نے پہلے رشتہ کیوں نہ مانگا، اس کے رشتہ طلب کرنے سے پہلے کسی اور نے رشتہ طلب کرلیا ہے.

اب اسے چاہیے کہ وہ توبہ و استغفار
کرے، اور اپنے چچا کو بتائے کہ اس نے رشتہ طلب کرنے کی جو رغبت ظاہر کی ہے اس پر نادم ہے، اور اسے نصیحت کرے کہ وہ پہلے رشتہ کے ساتھ وفا کرتے ہوئے اس سے وعدہ پورا کرے اور اس کی رغبت کو مت دیکھے، لیکن اگر کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر منگنی توڑنا مباح ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں.

رہا دعا مانگنے کے بارہ میں تو آپ کے
بھائی کو نیک و صالح بیوی حاصل ہونے کی دعا کرنی چاہیے، نہ کہ کوئی معین عورت حاصل ہونے کی، کیونکہ ہوسکتا ہے اس کی دعا قبول ہوجائے لیکن اس سے اس کی شادی میں بہتری نہ ہو.

اس لیے وہ اللہ سبحانہ و تعالی سے
خیر و بھلائی کی دعا کرے کہ جہاں بھی خیر و بھلائی ہے اسے نصیب فرمائے، چاہے وہ اس عورت میں ہو یا کسی دوسری میں.

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو ایسے
اعمال کرنے کی توفیق دے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جنہیں پسند فرماتا ہے.

واللہ اعلم.